سوال

(15) شرعی احکام اور مذاق اڑانے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شرعی پردہ کرنے والی خاتون سے ٹھٹھا کرنے والے شخص کا کیا حکم ہے؟ جو اسے چڑیل یا چلتا پھرتا خیمہ کہتا ہے اور اس قسم کے دوسرے نامناسب الفاظ استعمال کرتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص کسی مسلمان مرد یا خاتون کا اسلامی شریعت کے احکام پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے مذاق اڑاتا ہے تو وہ کافر ہوجاتا ہے۔ خواہ وہ کسی مسلمان خاتون کے شرعی پردے کا معاملہ ہو یا کسی قسم کا کوئی اور شرعی مسئلہ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ''غزوہ تبوک کے دوران کسی مجلس میں ایک شخص نے کہا: میں نے ان قاری حضرات جیسا پیٹو، جھوٹا اور جنگ میں بزدلی دکھانے والا کوئی نہیں دیکھا۔[1] ایک اور شخص نے جواب میں کہا: ''تو جھوٹ کہتا ہے بلکہ تو ہے ہی منافق' میں ضرور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہاری یہ بات بتاؤں گا۔'' یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئی اور اس کے متعلق قرآن مجید کی آیات نازل ہوگئیں۔'' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ: ''میں نے دیکھا کہ وہ (منافق) شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے پہلو کی رسی پکڑے (گویا) لٹکتا چلا آرہا تھا اور اسے (چلتے ہوئے راستے میں) پتھر لگ رہے تھے۔ وہ (معذرت کے طور پر) کہہ رہا تھا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم تو محض گپ شپ اور دل لگی کر رہے تھے۔'' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جواب) قرآن کی یہ آیت تلاوت کرتے تھے۔

أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ إِن نَّعْفُ عَن طَائِفَةٍ مِّنكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ (التوبہ ۹/ ٦٥، ٦٦)

''کیا تم اللہ سے اس کی آیات سے اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے؟ (اب) معذرت نہ کرو، تم ایمان لانے کے بعد کافر ہوچکے ہو۔'' اگر ہم میں سے ایک جماعت کو معاف کردیں تو ایک جماعت کو عذاب بھی دیں گے کیونکہ یہ لوگ مجرم تھے۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان سے ٹھٹھا کرنے کو اللہ تعالیٰ، اس کی آیات اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرنا فرمایا ہے۔

وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۵۴۳۲)

[1] صحابہ کرام میں سے جو حضرات قرآن مجید کے زیادہ عالم اور دین کے مسائل سے زیادہ واقف ہوتے تھے، انہیں قاری کہا جاتا تھا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم-صفحہ 24

محدث فتویٰ